

زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کی روداد
منعقدہ 15 مئی 2020ء

شکر کا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکنگ اور مالی بازار)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر ایس بی پی بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	ڈائریکٹر اوسی ایس / کارپوریٹ سیکرٹری

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 20ء کا منظر نامہ

1- اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو زری پالیسی کے گذشتہ فیصلے کے بعد اہم معاشی متغیرات میں ہونے والی پیش رفتوں کے ساتھ عالمی اور ملکی معاشی حالات میں ابھرتے ہوئے عمومی رجحانات اور خاص طور پر کورونا وائرس کو مد نظر رکھتے ہوئے اقتصادی صورت حال کا ایک جائزہ پیش کیا۔

2- اسٹاف نے سب سے پہلے عالمی معیشتوں پر 'عظیم عالمی لاک ڈاؤن' کے اثرات سے آگاہ کیا۔ یہ بتایا گیا کہ بڑی معیشتوں کی سہ ماہی بہ سہ ماہی (سالانہ) شرح نمو سے معاشی سرگرمیوں میں خاصی کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجزیہ کاروں نے عالمی معیشت کے سکڑنے کی پیش گوئی کی ہے جو 2008-09ء کے عالمی مالی بحران کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہتر ہو سکتا ہے۔ گذشتہ دو مہینوں کے دوران دنیا بھر میں مینوفیکچرنگ خریداری کے انتظام کے اشاریے چلی ترین سطح پر آگئے اور 2020ء کے آخر تک یہی رجحان جاری رہنے کی توقع ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے نتیجے میں بیرونی تجارت میں اضافہ ہوا ہے اور امریکہ میں اس میں 15 سے 20 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ مزید وضاحت میں کہا گیا کہ گذشتہ دو مہینوں کے دوران تمام اہم اجناس کی قیمتوں میں کمی مزید شدت اختیار کر گئی، جس میں صنعتی دھاتوں اور توانائی نے اہم کردار ادا کیا۔

3- بعد ازاں، عالمی سرمایہ منڈیوں میں رجحانات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ بحیثیت مجموعی مارچ 2020ء کے آغاز میں غیر یقینی پن کی بلند سطح کے مقابلے میں بہتری کے باوجود فروری تا مارچ 2020ء میں عالمی مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ کی سطح بلند رہی۔ یہ بتایا گیا کہ ابھرتی منڈیوں سے سرمائے کا خاصا فرار سرمایہ منڈی میں اتار چڑھاؤ کے پیچھے کار فرما عوامل میں سے ایک ہے، جو 2008-09ء کے عالمی مالی بحران میں سرمائے کے اخراج کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ ان عالمی رجحانات نے ملکی منڈی کو بھی اتنا ہی متاثر کیا اور کورونا وائرس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بے یقینی کے باعث مارچ تا اپریل 2020ء کے دوران 2.4 ارب ڈالر سرمائے کا اخراج دیکھا گیا۔ یہ واضح کیا گیا کہ سرمائے کے بہاؤ کے استرداد نے شرح مبادلہ پر دباؤ ڈالنے کے ساتھ زرمبادلہ کے ذخائر کو کم کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ اس بات کو بھی اجاگر کیا گیا کہ آئی ایم ایف کے رپورٹ

فنانشنگ انٹرومنٹ کے تحت 1.4 ارب ڈالر موصول ہونے سے شرح مبادلہ میں نقصانات کی کچھ تلافی کرنے میں مدد ملی۔ تاہم یہ بتایا گیا کہ پاکستانی روپے کی قدر میں ہونے والی کمی کئی ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ملکی ایکویٹی مارکیٹ کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مارچ 2020ء میں نشانہ کے ایس ای 100 انڈیکس کے تیزی سے گرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مارکیٹ گذشتہ ماہ بہتری کی علامات دکھا رہی تھی۔ کے ایس ای 100 انڈیکس میں اضافہ بظاہر مالیاتی اعانت کے ساتھ موجودہ دشوار حالات میں کاروباری اداروں کی مدد کے لیے اسٹیٹ بینک کے زری اقدامات کے بعد ملکی مارکیٹ کے اعتماد میں بہتری کا عکاس ہے۔ اسٹاف نے مالی منڈیوں میں سیالیت برقرار رکھنے، کاروباری اداروں کو اصل زری ادائیگی مؤخر کرنے کی اجازت دینے، ان کے قرضوں کی تشکیل نو اور قرضوں کی لاگتوں میں کمی کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے بعض اقدامات پر مختصر تبادلہ خیال کیا۔ قرضہ نادرہنگی تبدل (سی ڈی ایس) کے تفاوت پر بات کرتے ہوئے کہا گیا کہ پاکستان کے ریاستی بانڈز اور سی ڈی ایس کا تفاوت بھی بڑھ گیا ہے لیکن یہ اضافہ دیگر ابھرتی معیشتوں کی نسبت قدرے معتدل ہے۔

4- عالمی نمونے کے تخمینوں پر کورونا وائرس کے منفی اثرات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ عالمی مالی بحران کے دوران 91 ممالک کو اپنی معاشی سرگرمی میں سکڑاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مرتبہ اپریل 2020ء میں آئی ایم ایف کے جاری کردہ تازہ ترین ”عالمی معاشی آؤٹ لک“ کے مطابق، 154 ممالک میں نمونہ ہونے کا خدشہ ہے۔ مزید برآں یہ بھی بتایا گیا کہ کورونا وائرس کے معاشی اثرات سے منسلک غیر یقینی صورت حال کے باعث پوری دنیا کے معاشی ماہرین میں ”وی“ شکل کی بحالی کی امید ٹوٹ رہی ہے، اور اب وہ عالمی معیشت کی زیادہ تر ”یو“ شکل میں یا Nike کی مخصوص علامت swoosh کی شکل میں عالمی معیشت کی بتدریج بحالی کی پیش گوئی کر رہے ہیں۔

5- عالمی معیشت پر بحث کرنے کے بعد اسٹاف نے ”ملکی معاشی پیش رفت اور منظر نامہ“ پیش کیا۔ پہلے یہ بتایا گیا کہ جاری حسابات کا خسارہ کم ہوتا گیا اور مارچ 2020ء کے دوران 6.0 ملین ڈالر ریکارڈ کیا گیا جبکہ فروری 2020ء میں یہ 198 ملین ڈالر اور گذشتہ سال اسی مہینے میں 823 ملین ڈالر ریکارڈ ہوا تھا۔ جولائی مارچ مالی سال 20ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ مجموعی لحاظ سے گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں 73 فیصد کم رہا۔ مزید برآں یہ بھی بتایا گیا کہ خالص جزدانی سرمایہ کاری میں سے اخراج کے برعکس بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مارچ 2020ء میں 279 ملین ڈالر کی خالص آمد درج کی گئی۔ مجموعی لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر ہو گئی جو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 0.9 ارب ڈالر تھی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں یہ اضافہ بنیادی طور پر چین سے آنے والے سی بیک منصوبوں میں آیا۔

6- اس کے بعد اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مالی رقوم کی آمد میں نمایاں کمی کی وجہ سے مارچ 2020ء میں زر مبادلہ کے ملکی ذخائر میں کمی واقع ہوئی، اور مارچ 2020ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر گر کر 10.8 ارب ڈالر رہ گئے۔ تاہم آئی ایم ایف کے آر ایف آئی کے تحت، 1.4 ارب ڈالر کے حصول کے بعد اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر 5 مئی 2020ء تک بڑھ کر 12.3 ارب ڈالر ہو گئے۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ اگرچہ کورونا وائرس پھیلنے سے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے، تاہم اب تک ترسیلات زر میں استحکام رہا ہے، اور مارچ تا اپریل 2020ء کے دوران سال بسال بنیاد پر ان میں 5.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی تعداد میں متوقع کمی اور عالمی معاشی سرگرمیوں میں کمی کے ساتھ آنے والے مہینوں میں ترسیلات زر کی آمد میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

7- مالیاتی پہلو سے پیش رفت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.8 فیصد رہ گیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ 5.0 فیصد تھا۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ 2016ء کے بعد پہلی بار، بنیادی توازن میں جی ڈی پی کا 0.4 فیصد فاضل درج کیا گیا۔ مالیاتی امور میں بہتری بنیادی طور پر ایف بی آر کے محاصل میں نمایاں اضافے کی وجہ سے آئی، جس میں جولائی تا فروری مالی سال 20ء کے دوران 17.5 فیصد نمو دیکھی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 3.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، کورونا وائرس کے بعد کے عرصے میں محصولات میں اضافہ کم ہوا، اور مارچ اور اپریل 2020ء دونوں مہینوں میں سے ہر ایک میں 15.0 فیصد سے زیادہ کمی آئی۔ مزید

برآں، اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ اس روایتی رجحان کے برخلاف کہ مٹی اور جون کے دوران محاصل کی آمدنی بڑھ جاتی ہے، کورونا وبا کے سبب مالی سال 20ء کے ان مہینوں میں ایف بی آر کی آمدنی میں نمایاں کمی متوقع ہے۔

8- مزید بتایا گیا کہ 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فہرستی کمپنیوں کے مالی نتائج سے مجموعی منافع میں وسیع البیناد کمی کا پتہ چلتا ہے جو معاشی سرگرمی میں سست روی کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔ تشویشناک عنصر یہ ہے کہ پہلی سہ ماہی میں نمایاں کمی ریکارڈ کی جا چکی ہے، حالانکہ ملکی لاک ڈاؤن مارچ کے آخر میں شروع ہوا تھا۔ کارپوریٹ اداروں کا مجموعی منافع 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کم ہو کر 106.8 ارب روپے رہ گیا، اس کے مقابلے میں پچھلے سال اسی عرصے میں 138.7 ارب روپے منافع ہوا تھا جو سال بسال بنیاد پر 23.0 فیصد کمی ظاہر کرتا ہے۔ معاشی سرگرمی میں سست روی گوگل کی کیو نیٹ مو بلیٹی رپورٹس سے بھی واضح ہے، جو حالیہ ہفتوں میں معیشت کے بیشتر شعبوں میں نمایاں سست روی ظاہر کرتی ہے۔

9- آٹوموبائل شعبے کی فروخت پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ گاڑیوں کی فروخت میں تقریباً 100 فیصد کمی واقع ہوئی، اور اپریل 2020ء کے دوران کاروں اور جیپوں کی فروخت بالکل نہیں ہوئی، جو 2008ء کے بعد سے سب سے زیادہ ماہانہ کمی ہے۔ گاڑیوں کی فروخت میں کمی کے علاوہ اپریل میں سینٹ کی ملکی فروخت میں بھی 19 فیصد کمی واقع ہوئی جس سے سرمایہ کاری کے کمزور اخراجات کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح لاک ڈاؤن کے دوران صنعتی اور نقل و حمل کی سرگرمیوں میں کمی کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں بھی 37.0 فیصد سے زیادہ کمی آئی۔ مزید برآں، مارچ اور اپریل 2020ء کے دوران صارفین میں اخراجات کے رجحانات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ صرف کار رجحان بڑی حد تک گروسری اسٹور ز اور ڈپارٹمنٹ اسٹورز کی طرف ہے۔

10- بعد ازاں اس امر کو اجاگر کیا گیا کہ کورونا وبا کی وجہ سے قبل ملکی معیشت کلی معاشی استحکام کے حصول میں درست راہ پر گامزن تھی۔ تاہم کورونا وائرس کی وبا پھیلنے کے بعد مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں نمایاں سکڑاؤ کی توقع ہے۔ مالی سال 20ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی نمو کے تخمینے کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے یہ رائے دی گئی کہ وبائے زراعت کا شعبہ بڑی حد تک محفوظ رہا ہے۔ تاہم مالی سال 20ء کی آخری سہ ماہی کے دوران صنعت اور خدمات کے شعبوں میں زیادہ سکڑاؤ متوقع ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ مالی سال 21ء میں زراعت کے شعبے اور کاروبار کے کھلنے کی وجہ سے جی ڈی پی کی حقیقی نمو کسی حد تک بحال ہونے کی امید ہے۔

11- اس کے بعد کمیٹی نے دنیا بھر میں دیگر مرکزی بینکوں اور حکومتوں کے پالیسی اقدامات پر غور کیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ شدید عدم یقینی کی وجہ سے عالمی منظر نامہ تبدیل ہو رہا ہے اور اس بحران سے نمٹنے کے لیے یہ پالیسیوں میں متوازی تبدیلی کی وجہ بن رہا ہے۔ دنیا بھر میں اعلان کردہ ترغیبی پیکٹوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں ترقی یافتہ معیشتوں کا رد عمل زیادہ جارحانہ تھا، جس کی وجہ اول الذکر کے پاس موجود زیادہ مالیاتی گنجائش کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، یہ بھی بتایا گیا کہ کووڈ 19 کے بعد بالعموم، پوری دنیا میں زری پالیسی میں توسیعی موقف دیکھا گیا ہے۔ مزید یہ کہ، کچھ ممالک نے پالیسی ریٹ میں ایک سے زیادہ بار کمی کی ہے۔ پاکستان نے بھی پالیسی ریٹ میں نمایاں کمی کی ہے جو بنیادی طور پر ملک میں تخمین شدہ مہنگائی میں تیزی سے کمی کی توقعات کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے قرض لینے والوں کی سہولت اور منڈی میں سیالیت کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے کئی نوامکاری اسکیموں کے دائرہ کار میں توسیع کر دی تھی۔ جولائی تا دسمبر 20ء کے دوران نجی شعبے کو دیے جانے والے قرض میں صرف 319.8 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7.587 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ مالی سال 20ء میں تاحال نجی شعبے کے قرضے کے مجموعی اضافے میں 44.8 فیصد حصے کے ساتھ اسٹیٹ بینک کی نوامکاری اسکیمیں نجی شعبے کے قرضے کا اہم محرک رہی ہیں۔

12- بعد ازاں اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو مہنگائی کے حوالے سے حالیہ پیش رفتوں کی بابت آگاہ کیا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ گزشتہ چند ماہ میں مہنگائی بڑی حد تک کم ہوئی ہے۔ سال بسال بنیاد پر قومی سطح کی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری 2020ء کی 14.6 فیصد شرح سے کم ہو کر اپریل 2020ء میں 8.5 فیصد رہ گئی۔ مہنگائی میں اس بڑی

کمی کو تیل کی عالمی قیمتوں میں خاطر خواہ کمی، ملکی معیشت میں (کورونائرس کے باعث) سُست روی اور قیمتوں کو قابو کرنے کے لیے مؤثر انتظامی اقدامات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مزید برآں، یہ بتایا گیا کہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں عمومی مہنگائی گھٹ چکی ہے۔ خدمات کے قدرے زائد حصے کی بدولت شہری علاقوں کے صارف اشاریہ قیمت میں یہ کمی زیادہ نمایاں تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ غذائی جز شہری باسکٹ کے 37 فیصد اور دیہی باسکٹ کے 46 فیصد پر مشتمل ہے۔

13- یہ وضاحت بھی کی گئی کہ اپریل 2020ء میں ماہ بہ ماہ مہنگائی 0.8 فیصد کم ہوئی۔ چنانچہ اپریل 2020ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت میں شہری علاقوں میں 0.7 فیصد اور دیہی علاقوں میں 1.1 فیصد کمی ماہ بہ ماہ تخفیف ہوئی جس کا سبب غذائی ایشیا اور تووانائی کی قیمتوں میں کمی ہونا ہے۔ آخر میں یہ بتایا گیا کہ روپے کی قدر میں حالیہ کمی کے مہنگائی پر مرتب ہونے والے اثرات اجناس کی عالمی قیمتوں بالخصوص خام تیل اور خوردنی تیل کی درآمدی قیمتوں میں کمی کے سبب زائل ہو گئے۔

14- پریزنٹیشن کا اختتام کرتے ہوئے شعبہ زرعی پالیسی کے اسٹاف نے ان پہلوؤں سے متبادل منظر ناموں پر مبنی مختلف تجزیے پیش کیے: (i) اوسط شرح مبادلہ (ii) جی ڈی پی نمو (iii) بڑے پیمانے کی ایشیائی کی نمو (iv) خام تیل کی قیمتیں (v) زرو وسیع کی نمو اور (vi) یوٹیلٹی نرخ۔ اسٹاف نے خاص طور پر یہ بات اجاگر کی کہ قیمتوں میں حالیہ کمی کی رفتار کو پیٹرول اور ڈیزل کی ملکی قیمتوں میں حالیہ کمی سے تقویت ملنے کی توقع ہے۔

زرعی پالیسی پر سرویز کے نتائج

15- اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ اعتماد صارف سروے کی گذشتہ لہر کا انعقاد آخری مرتبہ مئی 2020ء کے پہلے ہفتے میں ہوا تھا جس کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتماد صارف بڑی حد تک کم ہو کر چھ برس کی پست ترین سطح تک چلا گیا ہے۔ مزید برآں، یہ بات اجاگر کی گئی کہ اگرچہ سروے کی حالیہ لہر کے بعد سے صارف مہنگائی کی توقعات میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے تاہم یہ پھر بھی تاریخی اوسط (میڈین) سطح سے پست رہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ صارفین قابل برداشت مہنگائی کی توقع کر رہے ہیں۔

16- اعتماد کاروبار سروے کے نتائج پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ سروے کی تازہ ترین لہر کا اپریل 2020ء کے دوسرے حصے میں انعقاد کیا گیا تھا جس کے نتائج نے صنعتی اور خدماتی شعبے کی فرموں کے حوالے سے اعتماد کاروبار میں وسیع الامتداد انحطاط ظاہر کیا۔ مزید برآں اعتماد کاروبار کی موجودہ سطح 2017ء میں شروع ہونے والے سروے کے بعد سے پست ترین ہے۔

17- مزید برآں، کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات پیش کرتے ہوئے اس امر کو اجاگر کیا گیا کہ صارفین کے برخلاف کاروباری ادارے کو 19 ڈی واکس بنا پر طلب میں متوقع سست روی کے باعث خام مال نیز تیار ایشیا کی قیمتوں میں کم مہنگائی کی توقع کر رہے ہیں۔

18- مزید یہ کہ بینک لینڈنگ سروے پر بحث کے دوران بتایا گیا کہ اس سہ ماہی سروے کی تازہ ترین لہر اپریل 2020ء کے آغاز میں کی گئی۔ نتائج سے ظاہر ہوا کہ کمرشل بینکوں کے سینئر قرضہ افسران مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں قرضے اور رقوم کی دستیابی دونوں کی طلب میں نمایاں کمی کی توقع کر رہے ہیں۔

ماڈل پر مبنی جانچ

19- ماڈل پر مبنی جانچ پر بحث کرتے ہوئے یہ امر اجاگر کیا گیا کہ وسط مدت میں مہنگائی کے رجحان میں بڑی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ تاہم ماڈل سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں تھوڑا سا اضافہ ظاہر ہوتا ہے جسے چار عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اول، مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں مہنگائی میں بڑی کمی اور اگلی تین سہ

ماہیوں میں متوقع کمی ایک اساسی اثر کی طرف لے گئی ہے۔ دوم، نمویں متوقع اضافہ۔ سوم، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ (عالمی معیشت میں مفروضہ V شکل یا U شکل کی بحالی کی وجہ سے)۔ چہا دم، پوٹیلٹی کے نرخوں میں متوقع اضافہ۔

20- مستقبل کے مہنگائی کے راستے پر بحث کے بعد اسٹاف نے پالیسی ریٹ کے راستے کا تجزیہ کرنے کے لیے نمو کے تخمینوں کی صورت حال پر بھی تفصیل سے بحث کی۔

21- حقیقت یہ ہے کہ اسٹاف نے مئی سال 21ء کے لیے بلند اور پست نمو کے متبادل منظر ناموں پر مبنی مختلف تخمینے پیش کیے۔ اس کے بعد کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ کے لیے ان کے ممکنہ مضمرات پر غور و خوض کیا۔ اس دوران اسٹاف نے ماڈل کے تجویز کردہ پالیسی شرح سود کے راستے کے حوالے سے پیداواری فرق اور مستقبل بین مہنگائی کے کردار کی تشریح کے لیے ایف پی اے ایس ماڈل میں اسٹیٹ بینک کے ری ایکشن فنکشن کی تخصیص پر بھی بحث کی۔

مالی بازار اور انتظام ذخائر

22- زری پالیسی کے نفاذ پر کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بیان کیا کہ شہینہ بین الیمنٹ ریپوریٹ 9.0 فیصد کے پالیسی ٹارگٹ ریٹ کے مقابلے میں اوسطاً 8.95 فیصد کے آس پاس رہا۔ واضح کیا گیا کہ ایم پی سی کے طے کردہ زری پالیسی موقف کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کو سیالیت کے ادخالات بڑھانے ہوں گے، بنیادی طور پر زیر گردش کرنسی میں اضافے کی بنا پر۔ گذشتہ زری پالیسی بیان (17 اپریل تا 11 مئی 2020ء) سے اوسط خالص ادخال بڑھ کر لگ بھگ 1.3 ٹریلین روپے ہو چکا تھا۔

23- وضاحت کی گئی کہ دو سال تک کی میعادوں کے لیے خط یافت ابھی تک معکوس ہے جس سے مارکیٹ کی پالیسی ریٹ میں مزید معتدل کمی کی توقعات کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم زیادہ عرصے کی میعادوں کے لیے خط یافت اوپر کی جانب مڑ گیا ہے جس سے یہ توقعات ظاہر ہوتی ہیں کہ زری نرمی کا چکر اپنے خاتمے کو پہنچ رہا ہے۔ اسٹاف نے بیان کیا کہ پالیسی ریٹ میں مزید کمی کے مارکیٹ کے نقطہ نظر سے حکومت پاکستان کو پالیسی ریٹ سے نیچے ایم ٹی بی اور پی آئی بی نیلامیوں کے ذریعے رقوم اکٹھا کرنے میں مدد ملی۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ شرح سود کا موجودہ ماحول حکومت پاکستان کو طویل مدتی رقوم اکٹھا کرنے کے لیے اچھا موقع فراہم کر رہا ہے۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

24- تفصیلی بحث کے بعد ایم پی سی نے پالیسی ریٹ کو 9 میں سے 5 کے اکثریتی ووٹ سے 100 بی پی ایس کم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تین ارکان نے 150 بی پی ایس کی جبکہ ایک رکن نے 50 بی پی ایس کی کے حق میں ووٹ دیا۔

25- بعد ازاں کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

26- کمیٹی نے یہ فیصلے کیے:

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس کم کر کے 8.0 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان — 15 مئی 2020ء منظور کیا جاتا ہے۔